سنت اور مقامِ سنت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات شریفہ اور اعمال حسنہ ہی سنت ہیں۔ کچھ کام تاکید اور تسلسل سے کئے وہ "سنت موکدہ" بن گئے۔ اور جو کام امت کی آسانی کیلئے گاہے ماہے سر انجام دیئے وہ "سنت غیر موکدہ" کہلائے۔ جس عمل کا بھی نبی کے وجود سے تعلق ہے وہ سنت ہے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں! "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے میں کدو کا سالن بہت پسند تھا۔ میں نے دیکھا کہ نبی علیہ السلام شوربے سے کدو کے ٹکڑے چن چن کر کھاتے"۔

آج ہمارے بعض مولوی اور پیر کدو ناپسند کر دیتے ہیں اور میزبان سے ناراض بھی ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھو! یہ سنت کا انکار ہے اور بہت بڑا وبال ہے۔ علماء امت فرماتے ہیں اگر کسی شخص کا کدو کھانے کو جی نہیں چاہتا تو وہ نہ کھائے اور ناپسندیدگی کا اظہار بھی نہ کرے لیکن یہ جانتے ہوئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہت پسند تھا یہ کہ دے کہ میں کدو ناپسند کرتا ہوں اور نہیں کھاتا تو وہ شخص کفر کا مرتکب ہو گا۔ بظاہر تو ایک سبزی کا انکار کیا ہے، لیکن کدو کے ساتھ نبی علیہ السلام کی پسند وابستہ ہے۔ اسلئے یہ ناپسندیدگی حضور علیہ السلام کی پسند کا انکار ہے۔ ایمان تو یہ ہے کہ اپنی پسند کو نبی علیہ السلام کی پسند پر قربان کر دے۔

یہ بات تو صرف کھانے سے متعلق ہے جب کہ نبی علیہ السلام کے تمام اعمال و عادات اسی ذیل میں آتے ہیں۔ ایمان والوں کو تو صرف نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اداؤں سے ہی مطلب ہے۔ یہی ادائیں دین ہیں، شریعت ہیں اور قانون ہیں۔ محبت، طریقت سب اسی سے وابستہ ہیں۔ اعمال میں کوتاہی اور غفلت ایمان کی کمزوری ہے۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام عاداتِ شریفہ سنت ہیں اور سنت کی توہین و انکار کفر کو مستلزم ہے۔

جانشین امیر شریعت

حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ

"الاحرار" شمارہ ۱۵ تا ۱۸ - جلد ۱۲ نومبر، دسمبر ۱۹۸۲ء